تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ (حضرت محمدؐ)

مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں

(تقریر نمبر 5)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَاكُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ (العنکبوت:49)

ترجمہ: اور اس قرآن کے نازل ہونے سے پہلے تو کوئی کتاب نہ پڑھتا تھا، نہ لوگوں کو سناتا تھا اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتا تھا۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا ہے کہ مجھے ایسی فضیلتیں دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں جو یہ ہیں:

اوّل: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ کہ مجھے ایک مہینے کی مسافت کے برابر رُعب سے میری مدد کی گئی ہے۔

دوم: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِيَ الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ کہ ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔ جہاں بھی میری امت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ دوسرے مذاہب والوں کو عبادت کرنے کے لئے عبادت خانے میں جانا پڑتا ہے۔

سوم: اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ کہ مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

چہارم: بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کے لئے نبی مبعوث ہوتا رہا۔

(سنن نسائی کتاب الغسل و التیمم از حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر:33)

صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق یہ تین امور مزید بیان ہوئے ہیں۔

پنجم: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں۔ یعنی ایسے مختصر الفاظ جو کثیر معانی ہوتے ہیں۔

ششم: اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ کہ غنیمتیں میرے لئے جائز کی گئی ہیں۔

ہفتم: خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ کہ میرے ذریعہ نبیوں پر مہر لگائی گئی ہے۔

(مسلم کتاب المساجد)

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ فِی اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ

(مسند احمد بن حنبل: 17295)

کہ مَیں لَوحِ محفوظ میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔
نیز بعض روایات میں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، میرا نام احمد رکھا گیا، مٹی کو میرے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا کی فضیلتوں کا ذکر ملتا ہے۔

(متفق علیہ)

پیارے بھائیو! آج میں نے اپنی تقریر کے لیے جس موضوع کو چنا ہے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ ہیں جس کے معانی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب باب قول النبیؐ بعثت بجوامع الکلم)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعماءِ الٰہی عطا ہوئیں اُن میں ایک جوامعُ الکلم بھی ہیں یعنی ایسے عمدہ اور مختصر کلمات جو بظاہر چھوٹے ہیں مگر معانی کے اعتبار سے بہت وسیع ہیں اور آپ جتنا ان پر غور کریں گے ان کے معانی کی وسعت بڑھتی جاتی ہے اور حکمتیں کھلتی جاتی ہیں۔ یہ بے نظیر کلمات عام لوگوں کے لیے بھی مفید ہیں اور خواص کے لیے بھی۔ یاد کرنے میں اتنے آسان ہیں کہ بچے بھی حفظ کرلیں اور معنی میں ایسے ہمہ گیر کہ ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کتب احادیث میں بے شمار احادیث ایسی ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے فرمودہ جَوَامِعُ الْکَلِمِ بکثرت پائے جاتے ہیں جو سراسر حکمت، معرفت اور جامعیت سے پُر ہیں اور آپؐ کے لاانتہا کمالات میں سے ایک کمال کا اظہار کرتے ہیں اور یہ خصوصیت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔
پیارے بھائیو! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنِ کریم میں اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیِّ کہہ کر پکارا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجود اُمّی ہونے کے یہ فرمانا کہ مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمی اعجاز کی نشاندہی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو ملا تھا۔ یہ اعجاز آپؐ کو قرآن کریم کی صورت میں اور طرزِ خطابت کی صورت میں عطا ہوا تھا۔ جیسا کہ احادیث کے بعض شارحین نے لکھا ہے۔ صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں اس حدیث کی شرح میں امام زہریؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ

اَنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَتَکَلَّمُ بِالْقَوْلِ الْمُوْجِزِ، اَلْقَلِیْلِ اللَّفْظِ، اَلْکَثِیْرِ الْمَعَانِیْ۔ وَجَزَمَ غَیْرُ الزُّھْرِیِّ بِاَنَّ الْمُرَادَ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ: اَلْقُرْآنُ، بِقَرِیْنَۃِ قَوْلِہٖ: بُعِثْتُ؛ وَالْقُرْآنُ ھُوَالْغَایَۃُ فِیْ اِیْجَازِ اللَّفْظِ وَاتِّسَاعِ الْمَعَانِیْ۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری لامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی الجزء الثالث عشر صفحہ 261)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مختصر کلام فرمایا کرتے تھے کہ جس میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوتے تھے۔
امام زہریؒ کے علاوہ بعض کا خیال ہے کہ جَوَامِعُ الْکَلِمِ سے مراد قرآن کریم ہے اور اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ مَیں جَوَامِعُ الْکَلِمِ کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور قرآن کا یہ اعجاز تو بڑا نمایاں ہے کہ اس کے الفاظ تو مختصر ہیں لیکن معنی میں بہت زیادہ وسعت ہے۔
اسی طرح صحیح مسلم کی شرح فتح الملہم میں لکھا ہے کہ "جَوَامِعِ الْکَلِمِ؛ اَیْ: اَنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِالْقَوْلِ الْمُوْجِزِ، اَلْقَلِیْلِ اللَّفْظِ، اَلْکَثِیْرِ الْمَعَانِیْ۔ وَجَزَمَ بَعْضُھُمْ بِاَنَّ الْمُرَادَ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ: اَلْقُرْآنُ، بِقَرِیْنَۃِ قَوْلِہٖ فِی الطَّرِیْقِ الْاٰخَرِ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ؛ وَالْقُرْآنُ ھُوَالْغَایَۃُ فِیْ اِیْجَازِ اللَّفْظِ وَاتِّسَاعِ الْمَعَانِیْ۔"

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم جزو رابع، صفحہ 12 حاشیہ نمبر 523)

یعنی جَوَامِعُ الْکَلِمِ سے یہ مراد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مختصر کلام فرمایا کرتے تھے کہ جس میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوتے تھے اور بعض کا خیال ہے کہ جوامعُ الکلم سے مراد قرآن کریم ہے اور اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ مَیں جوامعُ الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور قرآن کا یہ اعجاز تو بڑا نمایاں ہے کہ اس کے الفاظ تو مختصر ہیں لیکن معنی میں بہت زیادہ وسعت ہے۔

فقہ حنفی کے مشہور امام، عظیم الشان محدّث، شارح مشکوٰۃ المصابیح اوراہل سنت کے مشہورامام علامہ شیخ القاری علی بن سلطان محمد القاریؒ المعروف ملا علی قاریؒ(متوفی 1014ہجری 1606ء)نے مشکوٰۃ المصابیح کی شرح میں یہ لکھاہے کہ جَوَامِعُ الکَلِم کامطلب یہ ہے کہ مجھے الفاظ کے اختصار کی قوت دی گئی ہے۔ چنانچہ مَیں بہت کم الفاظ میں کثیر معانی کااظہار کرتاہوں۔

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تائید الٰہی بھی حاصل تھی جس کا ذریعہ وحی ربّانی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے کلمات وارشادات، حکمت وموعظۂ حسنہ کے انمول موتی، حقیقت وصداقت کا خزینہ، بے بہا معرفت کا گنجینہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خصوصیت کے عطا ہونے کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات نہایت سادہ اور مختصر ہوا کرتے تھے۔ لیکن یہ خطبات، فصاحت اور بلاغت میں بھی بے نظیر ہوتے تھے۔ غزوہ حنین کے موقع پر دیا جانے والا خطبہ ہو یا خطبہ حجۃ الوداع ہو یہ تمام خطبات نہ صرف جَوَامِعُ الکَلِم کا بہترین نمونہ ہیں اور آج بھی ان کو پڑھنے کے بعد ان کا ایک ایسا اثر دل پر طاری ہوتا ہے کہ دل لرز جاتے ہیں اور آنکھیں بہنے لگتی ہیں۔ یہ جَوَامِعُ الکَلِم آپؐ کی عظمت نبوت کا ثبوت ہیں اور یہ آپؐ کے خصائص عظیمہ میں سے ہیں۔

ایک بار حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یارسول اللہؐ! مَیں سارے عرب میں پھرا ہوں اور مَیں نے بڑے بڑے خطیبوں کا کلام سنا ہے اور شعراء کے اشعار سنے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپؐ سے بڑا فصیح وبلیغ مَیں نے کہیں نہیں دیکھا۔ ایک بار مسجد نبوی میں تمام مسلمان جمع ہوئے تو آپؐ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مسلمان ایک ہی نسل سے ہیں۔ اے لوگو! اس رب سے ڈرو جس نے ایک ذات سے تم سب کو پیدا کیا، اس کے بعد فرمایا کہ درہم، غلہ، کھجور کا ایک ٹکڑا جو بھی ہو راہِ رب میں دے دو۔ آپؐ کی تقریر کا یہ اثر ہوا کہ ہر صحابی کے پاس جو کچھ تھا انہوں نے آپؐ کے سامنے رکھ دیا حتّٰی کہ بعض صحابہؓ نے تو اپنے کپڑے بھی آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ قبیلہ اوس وخزرج جو کہ دشمنی وعداوت میں بہت آگے نکل گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت وبلاغت نے محبت واخوّت کے دریا بہادیئے اور یوں وہ قومیں آپس میں شیر وشکر بن گئیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دن آپؐ نے تقریر فرمائی اور اس تقریر میں اس قدر تاثیر تھی کہ ایسا بیان آج تک نہیں سنا۔ دورانِ تقریر آپؐ نے فرمایا اے لوگو! جو کچھ مَیں جانتا ہوں اگر وہ سب کچھ آپ جانتے تو آپ ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ جب آپؐ نے یہ فقرہ ادا فرمایا تو صحابہ کرام دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریر فرمائی جس میں قبر اور عالَمِ برزخ کے حالات وواقعات بیان فرمائے۔ آپؐ کے بیان میں اس قدر تاثیر تھی کہ حاضرینِ محفل پر رقّت طاری ہوگئی اور لوگ رونے لگے۔ آپؐ کا کلام وخُطبہ اس قدر واضح اور آسان ہوتا تھا کہ ہر شخص کے ذہن میں بات بآسانی اتر جاتی۔ آپؐ کا کلام وخطبہ بڑا فصیح وبلیغ، مدلّل اور جامع وبامعنی ہوا کرتا تھا، یہ آپؐ کے اندازِ تکلّم اور فصاحت وبلاغت کا ہی نتیجہ تھا کہ دینِ اسلام ترقی کے زینے چڑھتا گیا اور لوگ آپؐ کے اخلاقِ کریمانہ اور قولِ لین کو دیکھ کر دینِ اسلام کو جوق در جوق قبول کرنے لگے اور اگر بڑے سے بڑا کافر و مشرک بھی آپؐ کے سامنے آتا تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام حاوی ہو جاتا۔

سامعین! مشکوٰۃ المصابیح کی ایک اور معروف شرح ”مظاہر حق جدید“ میں جَوَامِعُ الکَلِم کے معنی میں یہ لکھا ہے کہ

”مجھے جامع کلمات عطا ہوئے“ کا مطلب یہ ہے کہ دین کی حکمتیں اور احکام، ہدایات کی باتیں اور مذہبی و دنیاوی امور سے متعلق دوسری چیزوں کو بیان کرنے کا ایسا مخصوص اسلوب مجھے عطا فرمایا گیا ہے جو نہ پہلے کسی نبی اور رسول کو عطا ہوا اور نہ دنیا کے کسی بھی بڑے سے بڑے فصیح و بلیغ کو نصیب ہوا۔ اس اسلوب کی خصوصیت یہ ہے کہ تھوڑے سے الفاظ کے ایک چھوٹے سے جملہ میں معانی و مفہوم کا ایک گنجینہ پنہاں ہوتا ہے، پڑھیے اور لکھیے تو چھوٹی سی سطر بھی پوری نہ ہو لیکن اس کا فہم اور وضاحت بیان کیجیے تو کتاب کی کتاب تیار ہو جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و ارشادات میں اس طرح کے کلمات کی ایک بڑی تعداد ہے جن کو ”جَوَامِعُ الکَلِم“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

معزز سامعین! اب مَیں آپ کے سامنے مثال کے طور پر چند ایسے کلمات پیش کروں گا۔ جو بیان کرنے میں مختصر ہیں لیکن اپنے اندر علم کا ایک سمندر رکھتے ہیں۔

(1) مَنۡ لَا یَرۡحَمۡ لَا یُرۡحَمۡ۔ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(2) اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔

(3) خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ۔ تم میں سے نیک وہی ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بھی نیک سلوک کرے۔

(4) اَلدِّیۡنُ اَلنَّصِیۡحَۃُ۔ دین، خیر خواہی کا نام ہے۔

(5) اَلۡمُسۡتَشَارُ مُؤۡتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(6) اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰی۔ اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(7) مَا هَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ۔ نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت۔

(8) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہوتی ہے۔

(9) اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ۔ سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

(10) اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ دولتمندی اصل میں دل کی دولتمندی ہے۔

(11) اَلْبَلَآءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ۔ بعض دفعہ مصیبت موقوف ہوتی ہے بات کرنے پر۔

(12) لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا۔ وہ شخص ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے۔

(13) عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ۔ مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے۔

(14) اَلْحَيَآءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ۔ حیا سراسر بہتر ہے۔

(15) اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِّلْكَافِرِ۔ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

(16) اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔ نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(17) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔

(18) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ۔ نہیں ہے سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح۔

(19) عَفْوُ الْمُلُوْكِ اِبْقَآءٌ لِّلْمُلْكِ۔ بادشاہوں کا معاف کر دینا ان کی سلطنت کی بقا کا باعث ہوتا ہے۔

(20) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(21) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ کی ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(22) لَا يُلْدَغُ الْمَرْءُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ۔ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا۔

(23) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

(24) اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ صفائی نصف ایمان ہے۔

(25) مَجَالِسُ الذِّكْرِ رِيَاضُ الْجَنَّةِ۔ ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔

(26) مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرے گا۔

(27) اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔ میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔

(28) اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ۔ (اگر اپنی اصلاح اور درستی کے لئے فتوی کی ضرورت پڑے تو سب سے پہلے) اپنے دل سے فتویٰ پوچھو۔

(29) اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔ نماز دین کا ستون ہے۔

(30) اَلصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔

(31) مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ۔ جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

(32) كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے۔

(33) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

(34) كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔

(35) اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْئٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرَبِ۔ جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(36) کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔ ہر نئی بات جو دین کے نام سے جاری ہو بدعت ہے اور بدعت نری گمراہی ہے۔

(37) شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

(38) اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَۃٌ بِالْقَلْبِ۔ ایمان یہ ہے کہ دل سے شناخت ہو۔

(39) اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَ شَبَّكَ اَصَا بِعِہٖ۔ مومن دوسرے مومن کے لیے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا ہے۔

(40) اَلْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ۔ مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

(41) وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔ بازاروں میں شور و غوغا کرنے سے بچو۔

(42) مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار نہائے۔

(43) اَلسِّوَاكُ مَطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ۔ مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔

(44) وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَہُ اللّٰہُ۔ جس نے (نماز میں) صف توڑی اللہ تعالیٰ اسے توڑ دے گا۔

(45) یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنْ بُکَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ دوران نماز آپؐ کی گریہ زاری کی وجہ سے آپؐ کے سینہ سے ایسی آواز نکلتی جیسے چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(46) اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ۔ روزہ ڈھال ہے۔

(47) مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

(48) اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق کی بات کہنا ہے۔

(49) مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ جو بڑی جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(50) لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام تجرُّد کو پسند نہیں کرتا۔

(51) تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ۔ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور بچے پیدا کرنے والی ہوں جن سے زیادہ اولاد ہو تا کہ میں کثرت افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کر سکوں۔

(52) فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ۔ اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

(53) رُوَیْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِیْرِ۔ ذرا ٹھہر کر چلو کیونکہ اونٹوں پر نازک شیشے اور آبگینے ہیں یعنی نازک مزاج عورتیں سوار ہیں۔

(54) مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں جو ایک باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(55) اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَھُمْ۔ اپنی اولاد سے عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(56) اَلَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ وہ مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔

(57) وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔ کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا۔

(58) یَا اَیُّھَا النَّاسُ ! اَفْشُوا السَّلَامَ۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو۔

(59) زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔

(60) اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔

(61) خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا۔ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ اور فراخ ہوں۔

(62) وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ جو نفس بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں

(63) کُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(64) هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضو ہے۔(یعنی کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لئے جائیں)

(65) لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ۔ خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔

(66) عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ اس دین کو تم مضبوطی سے پکڑو۔

(67) اَلْمُؤْمِنُ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ حَیْثُمَا اُنْقِیْدَ۔ مومن کی مثال نکیل والے اونٹ کی سی ہے جدھر اسے لے جاؤ وہ اُدھر چل پڑے گا۔

(68) کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

(69) اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ۔ بیّنہ اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے۔

(70) اَلْاِمَامُ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِنْ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَةِ۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(71) لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ۔ وہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے میں لگا رہتا ہے۔

(72) اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا۔ تم میں سے وہ بہتر ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

(73) أَقِلِّ الضِّحْكَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔

(74) مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ۔ اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

(75) دَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ۔ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو۔ شک سے مبرّا یقین کو اختیار کرو۔

(76) لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔ حاضر، غائب کو پیغام کو پہنچا دیں

(77) لَا تَحَاسَدُوْا۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔

(78) کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَکَبِّرٍ۔ ہر سرکش، خود پسند، شعلہ مزاج۔ متکبر دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

(79) اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰهِ۔ تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔

(80) شَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْهِ۔ بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے برا سلوک ہوتا ہے۔

(81) اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ۔ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

(82) مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حملہ نہیں کرتا۔)

(83) اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ ایک کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو۔

(84) تَصَافَحُوْا یَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا تَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔ آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے بغض اور کینہ دور ہو جائے گا اور آپس میں تحفے تحائف دیا کرو اس سے ایک دوسرے سے محبت زیادہ ہو گی۔

(85) جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَآءِ۔ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثناء کا حق ادا کر دیا۔ (اگر کسی نے کوئی احسان کیا ہو تو اس کے جواب میں کہے)

(86) اَلْقَنَاعَةُ کَنْزٌ لَّا یَفْنٰی۔ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

(87) كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔ تُو دنیا میں ایسا بن گویا تو پردیسی ہے یا راہ گزر مسافر ہے۔

(88) لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

(89) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ۔ مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ کے عطا کردہ نور سے دیکھتا ہے۔

(90) لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

(91) لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔ ہر دین کا ایک خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خلق حیاء ہے۔

(92) حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔ حُسنِ ظن ایک حسین عبادت ہے۔

(93) إِنَّ خَيْرَكُمْ أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لین دین، قرض اور دوسری ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہے۔

(94) أَعْطُوْهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے

(95) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لیے کافی ہو حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے۔

(96) إِنَّ اللهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔

(97) لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

(98) عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ۔ تمہیں سچ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔

(99) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(100) مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو شخص کسی قوم کی نقالی کرے اور اس کی چال ڈھال رکھے وہ انہی میں شمار ہوگا۔

(101) إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ لوگوں کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا۔

(102) كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ہر وہ کام جو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

(103) أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ بہترین ذکر کلمہ توحید ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین دعا الحمدللہ ہے۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

علیک الصلوۃ علیک السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)